292

نوحہ

لوریاں دوں تم کو لوریاں دوں تم کو
آؤ اصغرؑ میرے آؤ لوریاں دوں تم کو

تم نہیں ہو تو اندھیرا یہ جہاں ہے مجھ کو
اپنے ہونے کی خبر آج کہاں ہے مجھ کو
ماں کی آغوش میں آؤ لوریاں دوں تم کو

یاد آتا ہے مجھے کرب کا جب وہ منظر
تم کو بابا نے جو رکھا تھا لحد کے اندر
میرا دل کہتا تھا آؤ لوریاں دوں تم کو

تم کو دلگیر سکینہؑ نہ بھلا پائے گی
اے مرے لعل تمہیں بھی تو وہ یاد آئے گی
اپنی صورت تو دکھاؤ لوریاں دوں تم کو

کرتی ہوں یاد تمہیں شام کے زندانوں میں
تم کو ڈھونڈوں گی میں جنگل میں بیابانوں میں
تم تو ماں کو نہ بھلاؤ لوریاں دوں تم کو

سوچتی ہوں کہ وہ ماحول بھی کیسا ہوگا
کون جنگل میں تمہیں لوریاں دیتا ہوگا
مجھ کو اتنا نہ رُلاؤ لوریاں دوں تم کو

ہُوک اُٹھتی ہے تمہیں یاد میں جب کرتی ہوں
روز میں جیتی بھی ہوں روز ہی میں مرتی ہوں
تم مری روح ہو آؤ لوریاں دوں تم کو

ساتھ بابا کا پسند آگیا بیٹا اصغرؑ
دشتِ ویراں تمہیں بھا گیا بیٹا اصغرؑ
مجھ کو بھی پاس بلاؤ لوریاں دوں تم کو

ماجدؔ اصغرؑ کو وہ زنداں میں بلاتی ہی رہی
ماں تصور میں اُسے لوری سناتی ہی رہی
تھا لبوں پر یہی آؤ لوریاں دوں تم کو